مرزا غالبؔ

(بہ حیثیت شاعر)

ولادت: ۱۷۹۷ء   وفات: ۱۸۶۹ء

نام مرزا محمد اسد اللہ بیگ خان آگرہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ غالبؔ تخلص اور ''مرزا نوشہ'' عرفیت تھی۔ غالبؔ سے پہلے اردو غزل پرانے انداز و خیالات کی حامل تھی لیکن آپ نے فلسفہ، سیاست، معاش اور معاشرت جیسے موضوعات کو نئے انداز سے پیش کیا۔ ندرتِ بیان، تنوّع اور رفعتِ خیال اُن کی شاعری کا خاصّہ ہے۔ آپ کی دیگر کتابوں کے علاوہ دیوانِ غالبؔ اور کُلیاتِ غالبؔ (فارسی) بہت مشہور ہیں۔

غالبؔ کو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ نے اپنا استاد مقرر کیا اور ''دَبِیرُالملک''، نِظام جنگ، نجمُ الدولہ'' کے خِطابات دیے۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) مقطعے کی تعریف کر سکیں اور فرق کر سکیں۔
(۲) لقب، عرفیت اور خطاب میں فرق کر سکیں۔ (۳) الفاظ و تراکیب کا مفہوم بیان کر سکیں۔

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ ''تُو کیا ہے''؟
تُمھی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

چپک رہا ہے بدَن پر لہُو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجتِ رَفُو کیا ہے؟

جَلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کُریدتے ہو جو اَب راکھ جستجُو کیا ہے؟

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہُو کیا ہے؟

رہی نہ طاقتِ گفتار، اور اگر ہو بھی
تو کس اُمید پہ کہیے کہ آرزُو کیا ہے؟

ہُوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے اِتراتا
وَگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرُو کیا ہے؟

(ماخوذ از: ''دیوانِ غالبؔ'')

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مقطعے میں ''شہ کا مصاحب'' کہہ کر کسے طنز کا نشانہ بنایا گیا ہے؟

(ب) اِس غزل میں کون کون سے قوافی استعمال ہوئے ہیں؟ ردیف کی نشان دہی بھی کیجیے۔

(ج) کلامِ غالبؔ کی پانچ نمایاں خصوصیات بیان کیجیے۔

(د) غزل کے پہلے اور چوتھے شعر کی وضاحت کیجیے۔

(ہ) درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لکھیے:

پیراہن - حاجتِ رفو - مصاحب - قائل - طاقتِ گفتار - جستجو

سوال۲: درج ذیل بیانات میں سے درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) غزل میں مطلع نہیں ہوتا۔ ( )

(ب) مطلع کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ضروری ہے۔ ( )

(ج) قافیے سے پہلے آنے والے الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔ ( )

(د) ایک بند میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ ( )

(ہ) جس شعر میں شاعر کا نام یا تخلّص ہو، مطلع کہلاتا ہے۔ ( )

سوال۳: درج ذیل درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس غزل کے مقطعے میں موجود ہے شاعر کا:

(۱) خطاب (۲) نام (۳) تخلّص (۴) لقب

(ب) اس غزل میں لفظ ''پیراہن'' کا مطلب ہے:

(۱) لباس (۲) بستر (۳) لہو (۴) راکھ

(ج) حروف وحرکات کا مجموعہ جو شعر میں ردیف سے پہلے آئے، کہلاتا ہے:

(۱) تخلّص (۲) قافیہ (۳) مطلع (۴) مقطع

(د) اس غزل کی ردیف ہے:

(۱) پیراہن (۲) گفتگو (۳) کیا ہے (۴) قائل

✽ آپ میرتقی میرؔ اور غالبؔ کی غزلوں کے آخری اشعار دیکھیے:

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میرؔ
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

ہُوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے

غزل کے آخری شعر میں شعرا اپنا تخلّص استعمال کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اِن دونوں شعروں میں میرؔ اور غالبؔ نے اپنا تخلّص استعمال کیا ہے۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ غالبؔ کی تصویر اُن کی کسی غزل کے مقطعے کے ساتھ کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

(۲) طلبہ غالبؔ کی کوئی پسندیدہ غزل انٹرنیٹ یا کسی کتاب سے تلاش کر کے لکھیں۔

(۳) ہر طالبِ علم غالبؔ کے کم از کم دو شعر یاد کر کے سنائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو غالبؔ کے مزید اشعار سنائیے۔ (۲) غالبؔ کی غزل میں موجود زبان و بیان کی خوبیوں سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔ (۳) خطاب، عرفیت اور لقب کے بارے میں بچّوں کو بتائیے۔